104492 ـ زنا كى بنا پر كنواه پن كھونےكے بعد حرام تعلقات سے توبہ

سوال

ميرے ايك ايسے نوجوان سے تعلقات تھے جس نے ميرا كنوارہ پن ختم كر ديا تھا، اور اب ميں كنوارى نہيں رہى، ميں اب اس فعل سے توبہ كر چكى ہوں اور اللہ سے دعا ہے كہ وہ ميرى توبہ قبول فرمائے، اور اس نوجوان نے مجھے شادى كا پيغام بھيجا ہے ليكن وہ اسلامى تعليمات كا پابند نہيں، بلكہ كسى بھى نوجوان كى طرح حشيش اور شراب اور سگرٹ نوشى كرتا ہے.
اس نے ميرے ساتھ جو كچھ كيا ہے اس كى وجہ سے ميرے ليے زيادہ بہتر ہے اب ميں كيا كروں، يا ميں اسے چھوڑ كر آپريشن كے ذريعہ بكارت كا پردہ صحيح كروا كر كسى اور نوجوان سے شادى كر لوں جو اسلامى تعليمات پر عمل كرنے والا ہو ؟
يہ علم ميں رہے كہ ميں اس زنا سے حاملہ بھى تھى اور حمل ضائع كروا ديا تھا، ميرى توبہ كى سچائى كا اللہ كو ہى علم ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

زنا كبيرہ گناہ ہے اور اللہ سبحانہ و تعالى نے زنا تك لے جانے والے سب اسباب بھى حرام كيے ہيں، اس كا مرتكب ہونے والے كے ليے حد لگانا مشروع كى اور آخرت زانيوں كو عذاب كى وعيد سنائى گئى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم زنا كے قريب بھى نہ جاؤ يقينا يہ بہت بڑى بے حيائى ہے اور بہت ہى برى راہ ہے الاسراء (32).

ابن جرير طبرى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" لا تقربو " اے لوگو قريب مت جاؤ.

زنا كے قريب مت جاؤ يقينا يہ بہت بڑى بےحيائى ہے "

اللہ تعالى فرما رہے ہيں يہ زنا بہت بے حيائى ہے.

اور بہت بری راہ ہے .

اللہ تعالی فرما رہے ہیں: زنا کی راہ بہت بری راہ ہے؛ کیونکہ یہ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کرنے والوں کی راہ ہے، اور اللہ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کی راہ ہے اس لیے یہ بہت بری راہ ہے جس پر چلنے والے کو جہنم میں دھکیل دیتی ہے.

دیکھیں: تفسیر الطبری (17 / 438).

شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" زنا کے قریب نہ جانے کی نہی مجرد زنا کے ارتکاب کی نہی سے زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ یہ نہی زنا کے تمام اسباب اور دواعی کی نہی کو شامل ہے کیونکہ:

(جو چراگاہ کے ارد گرد گھومتا ہے خدشہ ہے کہ وہ اس کے اندر بھی چلا جائیگا) خاص کر اس معاملہ میں جس کا داعی اکثر نفوس میں بہت قوی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے زنا اور اس کی قباحت کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: " یہ بہت ہی بڑی فحاشی ہے " یعنی یہ شرع اور عقل اور فطرت میں بھی قبیح اور برا سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ اللہ کے حق کے خلاف جرات ہے، اور اسی طرح عورت کا حق بھی اور عورت کے اہل و عیال یا اس کے خاوند کے حق کے خلاف ہے، اور پھر بستر خراب کرنا اور نسب میں اختلاط کا باعث ہے، اس کے علاوہ کئی ایک خرابیوں کا باعث ہے.

اور فرمان باری تعالی:

اور یہ بہت ہی بری راہ ہے:

یعنی وہ راہ جو اس عظیم گناہ پر جرات کرنے کی راہ ہے وہ بہت ہی برا راہ ہے.

دیکھیں: تفسیر السعدی (457).

اور آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (76060) اور (20983) اور (95754) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

حمل ضائع کرانے کے متعلق یہ ہے کہ: اگر تو بچے میں روح پھونکی جا چکی تھی تو یہ جرم زنا کے علاوہ ایک اور جرم ہے، لیکن اگر اس میں ابھی روح نہیں پھونکی گئی تھی تو معاملہ کچھ آسان ہے.

اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (11195) اور (13319) اور (13331) اور (90054) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

سوم:

ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی توبہ سچی اور پکی ہو، سچی توبہ کی شروط میں یہ شامل ہے کہ:

جو جرم کیا ہے اس پر انسان نادم ہو.

اور فوری طور پر اس فحاشی کو چھوڑنا.

اور ہر اس سبب سے ہٹنا جو اس فحاشی کی طرف لے جائے، چاہے وہ ٹیلی فون ہو یا خط و کتاب، یا وعدے.

اور اسی طرح توبہ کی شروط میں یہ بھی شامل ہے کہ:

آئندہ اس کام کی طرف نہ لوٹنے کا عزم کیا جائے.

اس کے علاوہ آپ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کریں نماز روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کریں تا کہ ایمان میں قوت پیدا ہو اور آپ کے نفس میں تقوی پیدا ہو سکے.

اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، اور سچی توبہ پہلے سارے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، اور برائیاں نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی نے شرک جیسے جرائم کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے الفرقان (67 ـ 70).

چہارم:

رہا آپ کا اس مجرم سے شادی کرنے کا مسئلہ:

تو آپ کو علم ہونا چاہیے کہ زانی مرد اور زانی عورت کی شادی صحیح ہونے کی شرط میں سچی توبہ شامل ہے اور آپ کے سوال سے جو ظاہر ہوتا ہے کہ اس نوجوان نے اپنے فعل سے توبہ نہیں کی، بلکہ وہ اپنی اس پہلی بیماری سے اور زیادہ بیماریوں میں پڑ گیا ہے اس کی حالت بری ہو چکی ہے، وہ حشیش اور نشہ کرنے کا عادی ہے، اور

ہمارے خیال کے مطابق ۔ اور ایسا ہی ہے ۔ جو اس حالت میں ہو وہ نماز کا پابند نہیں ہوتا، اگر ہمارا یہ خیال سچا ہے تو پھر یقینا اس شخص سے شادی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اسے بطور خاوند قبول کرنا جائز ہوگا؛ کیونکہ نماز ترک کرنا کفر اور اسلام سے خروج کا باعث ہے، اور کسی مسلمان عورت کا کافر سے نکاح حلال نہیں.

زانی کے ساتھ نکاح کے مسئلہ میں قول کی تفصیل آپ سوال نمبر (85335) اور (87894) اور (96460) کے جوابات میں دیکھ سکتی ہیں.

پنجم:

پردہ بکارت یعنی کنوارہ پن پیدا کرنے کا آپریش کرانے کے متعلق گزارش ہے کہ ایسا کرنا حرم ہے، اس میں دھوکہ اور خاوند کے لیے فراڈ ہے جو آپ کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے.

اس مسئلہ کی تفصیل آپ سوال نمبر (844) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

اور اس حرام تعلق کی بنا پر آپ کی بکارت زائل ہونے کا خاوند کو بتانا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں اپنے آپ کو رسوا کرنا ہے، اور مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اپنے آپ پر پردہ ڈالے، آپ کے لیے اپنی کلام میں توریہ کرنا ممکن ہے، اور یہ معروف ہے کہ بعض اوقات پردہ بکارت جماع کے بغیر بھی زائل ہو جاتا ہے، اس لیے اسے توریہ میں بیان کرنا ممکن ہے.

اس کے لیے آپ سوال نمبر (42992) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

اس شرط پر کہ اس شخص کو سچی توبہ کرنے کی نصیحت کی جائے، اور نماز کی پابندی کرنے کا کہا جائے، اگر وہ اس میں کوشش کرے اور اس کی حالت سے سچائی ظاہر ہو اور اس نے توبہ ظاہر کی اور نماز کی پابندی کرنے لگے تو اسے بطور خاوند قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ اور بلا شك و شبہ یہ حل آپ کے زیادہ آسان اور پردہ کا باعث ہے، لیکن کون ہے جو اس کی صدق و سچائی بیان کرے؟!

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے، اور آپ کے معاملے کی اصلاح کرے، اور ہم اور آپ پر دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے.

واللہ اعلم .